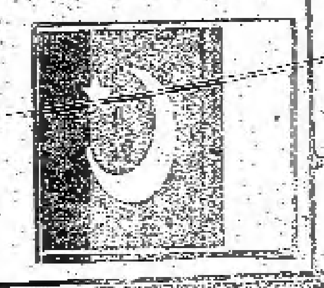
MESSENGER
# پیغام بر

جلد ۳ | نومبر ۱۹۸۰ء | شمارہ ۱۷

# ہم سب پاکستانی ہیں

اور قائد اعظمؒ نے فرمایا "اب ہم سب پاکستانی ہیں۔ نہ بلوچی نہ پٹھان نہ سندھی نہ بنگالی نہ پنجابی۔ ہمیں پاکستانی اور صرف پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہیے" (کوئٹہ ۱۵ جون ۱۹۴۸ء)





ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا حل سوائے تقسیم کے کچھ اور نہ تھا۔ متحدہ ہندوستان کا تخیل ہرگز قابل عمل نہ ہوتا اور ہمیں [illegible] زبردستی تباہی کی طرف لے جاتا۔ (خطبہ صدارت [illegible] اگست ۱۹۴۷ء)

# پاکستانی سرحد کے قریب باغیوں پر روسیوں کا حملہ

[illegible] فوجی ہلاک [illegible] تباہ کر دیے گئے

پشاور ۸ [illegible] پاکستانی سرحد کے قریب جلال آباد کے افغان شہر [illegible]

## وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام ہم سب کے نام

Office of The Prime Minister — Cabinet du Premier ministre

میں ایسے مناسب وقت کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ جب آپ سے کچھ کہنے کا موقع ملے —— میں کیوں دستور میں حقوق اور آزادی کے منشور کو بطور یادگار اور انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے اس پر یقین رکھتا ہوں، اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

کینیڈا حقیقت میں مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ ہم سب نے مل کر ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کی ہے جو مذہب، ذات، زبان اور اپنے تہذیبی رسم و رواج کے لحاظ سے جدا جدا ہیں لیکن ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور ان تمام مختلف رسم و رواج کو تعریفی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ کینیڈا کی ریت رہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے بنیادی حقوق اور آزادی کا خیال رکھیں یہی وجہ ہے کہ اس رسم پر ہمارا ایمان ہے جو ایک آزاد معاشرہ کیلئے بہت ضروری ہے۔

آج کل ہمارے بہت سے حقوق کا تحفظ وفاقی اور صوبائی مجلس وضع قانون کے عام ایکٹ کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن وضع قانون کے دوسرے ایکٹ کی طرح یہ ایکٹ کبھی بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور کینیڈا کے شہریوں کے حقوق کو اتنی ہی آسانی سے واپس لیا جا سکتا ہے جتنی آسانی سے انہیں یہ حقوق دئے گئے تھے۔ کینیڈا کے شہری بالکل یہ نہیں جانتے کہ آئندہ ہفتہ یا آئندہ ماہ ان کے حقوق کا تحفظ برقرار رہے گا یا نہیں یا کوئی دوسری حکومت برسر اقتدار آکر یہ فیصلہ صادر فرمادے کہ ان حقوق کا تحفظ سرے سے ضروری ہی نہیں۔

بہت سے نو کینیڈینز کو یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ انکے بنیادی حقوق کو بعض علاقوں میں اہمیت نہیں دی جاتی، ایسے کینیڈینز ایک دن اس ضرورت کو ضرور محسوس کرینگے کہ بنیادی حقوق اور آزادی کا تحفظ ہمارے نئے آئین میں ہونا کتنا ضروری ہے اور اس خصوصی حقیقت کے ساتھ کہ کوئی فرد واحد یا ادارہ یا خود حکومت اسے منسوخ نہ کر سکے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خود ہمارے اپنے ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ یہاں حکومتوں اور دوسروں نے اقلیتوں کے ساتھ تعصب برتا ہے۔ اور آج اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ کچھ کینیڈینز پر نقل و حرکت کی پابندی عائد کر دی جائے۔ اور انہیں کسی اور جگہ منتقل نہ ہونے دیا جائے یا انہیں کسی اور صوبے میں کام نہ کرنے دیا جائے۔ کینیڈا کے شہریوں کیلئے یہ کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔

ہماری حکومت کامل یقین رکھتی ہے کہ ہم اپنے بہترین برتاؤ کے رسم و روایت کی رو سے تشکیل کریں۔ جو کینیڈا میں بسنے والے تمام لوگوں کیلئے یکساں ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے آئین میں ہر مذہب کے مکمل آزادی کی گارنٹی ہو۔ مذاہب کے پرچار کی کھلی چھٹی ہو اور عوام بغیر کسی انتقامی کارروائی کے خوف کے اپنے اپنے مذہب کی آزادانہ تبلیغ کریں۔ اور اخبارات اور دوسرے ذرائع کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی ہو۔ اور یہ کہ کینیڈینز کو پرامن اجتماع کی مکمل آزادی ہو۔ اور ہمیں یقین ہو کہ ہمیں اپنے نمائندہ کو منتخب کرنے کیلئے ووٹ دینے کا حق ہو۔ اور یہ کہ ہر فرد واحد کو جنس، رنگ، قومیت مذہب یا عمر کے تعصب سے پاک ہو کر قانون کا تحفظ حاصل ہو۔ غیر قانونی مداخلت، ظالمانہ اور غیر اخلاقی سزا یا برتاؤ پر ہر فرد واحد کا تحفظ ہو۔ اگر کسی کو غیر قانونی طور پر روک دیا گیا ہو تو اس کیلئے قانونی مشیر مہیا کیا جائے۔ اور اگر وہ ملکی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہے جس زبان میں کارروائی ہو رہی تو اس کیلئے ترجمان مہیا کیا جائے۔ ہمیں ہر حالت میں ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں آنے جانے کی مکمل آزادی ہو۔ ہمیں نوکری حاصل کرنے اور اپنے رسم و رواج کے تحت اپنے خاندان کو وسیع کرنے کی مکمل آزادی ہو

ان حقوق اور آزادی کو اگر آئین بنا دیا گیا تو کینیڈینز کو معلوم ہوگا کہ کل یا آئندہ سال بھی انکے حقوق کو تحفظ حاصل ہے۔ اس طرح فرد واحد کے بنائے ہوئے وضع قانون کی پہنچ سے یہ باہر ہوگا۔ اس طرح کینیڈا کے عوام میں وہ قوت ہوگی کہ وہ عوامی نمائندوں کے شک آمیز برتاؤ سے بچاؤ کا تحفظ خود کرینگے۔

صرف ہم اپنے معاشرہ میں فرد واحد کے تقدس کی تصدیق کا اقرار کر لیں تو ہم گارنٹی دے سکتے ہیں کہ ہماری یادگار تہذیب کا آزاد معاشرہ جہاں حقوق اور آزادی ہر فرد واحد کا مقدر بن سکتا ہے۔

وزیر اعظم کینیڈا

Pierre Elliott Trudeau

Ottawa
1980

[illegible]

THE MESSENGER

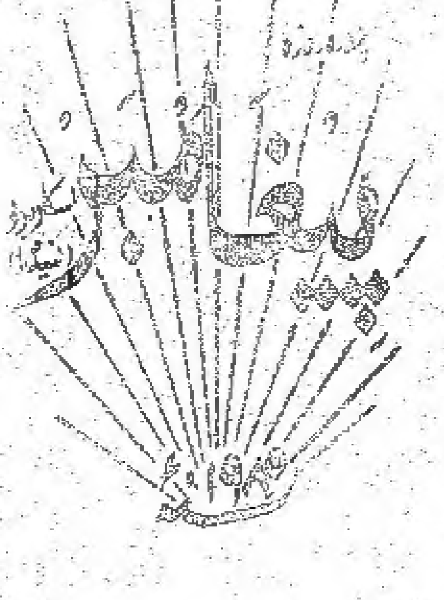
# پیغام صبر

سکاربرو (کینیڈا)

چیف ایڈیٹر: سہیل اختر

۵۸۷

> جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن
> کسی جمشید کا ساغر نہیں ہوں




ہمیں یہ بتاتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ پیغام صبر ادبی ایوارڈ برائے سال ۱۹۸۵ء کیلئے جج صاحبان کا انتخاب عمل میں آچکا ہے۔ ان کے ناموں کا اعلان مضامین کے انتخاب کے بعد کیا جائے گا۔

— اور ایوارڈ دینے کی تقریب کا اعلان، مضامین کے انتخاب کی ترتیب کے بعد کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ ماہ دسمبر میں ۲۵ معزز خواتین و حضرات کی موجودگی میں جج صاحبان بہترین مضامین کا انتخاب کریں گے۔

۱۹۸۵ء کے ایوارڈز کی ترتیب کچھ اس طرح ہوگی۔

بہترین افسانہ — تین انعامات — اول، دوم اور سوم
بہترین مذہبی مضمون — " —
بہترین غزل/نظم — " —
بہترین مضمون (کسی بھی موضوع پر) — ایک انعام — خصوصی

اور

بہترین کارکردگی (MAN OF THE YEAR) کا ایک انعام
بہترین کارکردگی کا ایک اور انعام یونیورسل ٹریولز کے ظہیر موری صاحب کی جانب سے دیا جائے گا۔

بہترین کارکردگی کے انعام کے حقدار کا انتخاب ٹورانٹو اور گرد و نواح میں رہنے والے پیغام صبر کے سالانہ خریدار کریں گے!

ہمیں اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ گزشتہ سال کی طرح، اس سال بھی آپ کا بھرپور تعاون شامل حال رہے گا۔

پیغام صبر — ۱۲ نومبر ۸۵ء

---

"[illegible]" کے مصنف جناب انور شیخ اچانک علیل ہو جانے کے سبب مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
قارئین سے التماس ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

(ادارہ)

---

## قول و عمل

### حضرت عمرؓ

حضرت عمرؓ قبول اسلام سے پہلے اسلام اور نبی کریمؐ کے مخالف تھے۔ ۳۰ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے اور اسلامی سلطنت کی حدود دور دور تک پھیلا دیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے دوسرے خلیفہ نامزد ہوئے۔ فیروز نامی غلام نے ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ بمطابق ۶۴۴ء میں شہید کیا اور نبی کریمؐ کے پہلو میں دفن ہیں۔ آپ کے ساتھ مسلمان پہلی دفعہ اذان کی صدا کے ساتھ پر سر عام نماز پڑھنے لگے۔

○

- کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں داخل ہے۔
- لالچ سے زیادہ (ذہنی طور پر) عقل کو برباد کرنے والی کوئی چیز نہیں، شراب بھی نہیں۔
- کسی کیلئے یہ زیبا نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور دعا کرے کہ اے خدا رزق دے، خدا آسمان سے سیم و زر کی بارش نہیں کرتا۔
- ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔
- قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو۔
- جو مجھے میرے عیب سے آگاہ کرے وہ میرا دوست ہے۔ منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔
- جو شخص اپنے بھید کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ مختار ہے۔
- گناہ کا ترک کر دینا توبہ کی تکلیف سے زیادہ آسان ہے۔
- دنیا کے ٹھاٹ باٹ سے اپنی نظر ہٹائے رکھو اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو، خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تم کو ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا۔
- نفع امید سے نہیں، علم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔
- سب سے بڑا ہوشمند آدمی وہ ہے جس کا زاد راہ، خوف خدا ہو جس قدر ممکن ہو۔
- کسی پر لعن طعن نہ کیجئے، ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔
- آدمی کے نماز روزہ کو نہیں بلکہ اس کی دانائی اور راستبازی کو دیکھنا چاہیے۔
- خشوع اور خضوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکت سے۔
- طالب دنیا کو علم پڑھانا رہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔

---



## [illegible]

بعض ولایتی اخبارات میں تخمینہ چھپا ہے کہ اگر انسان کی عمر پچاس سال کی ہو تو ایک ہزار آدمی اوسطاً اس نے

اپنی زندگی کے ۶۰۰۰ دن سونے میں صرف کئے ہیں
" " ۶۵۰۰ دن کام کاج میں لگے رہے ہیں
" " ۸۰۰ دن کی مدت چلنے پھرنے میں صرف کی ہے
" " ۴۰۰۰ دن عیش و تفریح کی نذر کئے ہیں
" " ۱۵۰۰ دن کی مدت کھانے پینے میں بسر کی ہے
" " ۵۰۰ دن علالت و ناتندرستی میں گزارے ہیں

یہ تخمینہ بھی قابل غور ہے کہ اوسط درجہ کے آدمی کا زندگی بھر کا خرچ حسب ذیل ہوگا۔

۱۷۰۰۰ پونڈ روٹی کھائی ہے
ایک پونڈ تقریباً آدھ سیر کے برابر ہوتا ہے
" ۱۱۰۰۰ پونڈ گوشت کی مقدار استعمال کی ہے
" ۴۶۰۰ پونڈ انڈے، مچھلی اور سبزی کھائی ہے
" ۷۰۰۰ گیلن پانی پی ڈالا ہے

---

پاؤ سیر زنگ آلود کی ڈلیوں کے لئے تھا، آپ اپنے ملک میں جہاں کے حساب لگا لیجئے۔ یہ تخمینہ پچاس برس کی عمر والوں کا تھا، آپ اپنی عمر کے حساب سے اندازہ لگا لیجئے۔ آپ اب تک کتنے دن سوئے، کتنے دن کام کیا، کتنے دن عیش و تفریح میں گزارے اور کتنے دن بیمار رہے۔ [illegible] پھر حساب لگائیے کہ آپ نے اب تک کتنی روٹی، کتنا گوشت، کتنا دودھ اور کتنا پانی استعمال کیا۔ [illegible]

[illegible] یہ حساب لگانے کے بعد آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ نے اپنے اوقات کی تقسیم کیا کی ہے۔ [illegible] آپ کے اعمال کا حساب بھی لکھا جا رہا ہے۔ [illegible] ہر شخص کو ان کا حساب دینا ہوگا۔ [illegible] اور ہر شخص کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]

---

بے شک یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس سے زیادہ بھی ہو رہا ہے۔ ہر ایک اور شخص کے حصے میں آپ کا دل لگا ہوا ہے۔ آپ خود لینا چاہتے ہیں، کسی کی زبان سے سننا چاہتے ہیں۔ [illegible] وہ وقت آئے گا جب آپ کا فرصت کا لمحہ نہیں ہوگا۔ [illegible] حساب بہرحال آپ سے لیا جائے گا۔ اس حساب کی گھڑی سے قبل کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ آپ خود اپنا حساب، اپنے وقت کا حساب اپنے کھانے پینے کا حساب لیتے رہیں۔

ماہنامہ
MONTHLY AAWAZ
آواز

| جلد ۱ | دسمبر ۱۹۸۰ء | شمارہ ۸ |
|---|---|---|

IN

MEMORY OF

# DISAPPEARANCE

OF

# PAKISTAN

FROM

MULTILINGUAL TELEVISION

CHANNEL 47 IN TORONTO

# تاریخ کا عظیم کیمیا داں
# جابر ابن حیان

عبدالجبار سلیمان

قارئین کے اوراق پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو ایسی شخصیتیں نظر آئیں گی جو فرد تو اس جہانِ فانی سے چلی گئیں مگر اپنے پیچھے وہ نقش چھوڑ گئیں جو آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ انہی میں سے ایک شخصیت جابر ابن حیان کی ہے جو بابائے کیمیا کے نام سے مشہور ہوا۔

جابر ۷۲۲ء میں کوفہ میں پیدا ہوا۔ وہ عرب کے جنوبی حصے کے ایک قبیلے ازد کا فرد تھا۔ اس دور کے مشہور فاضل خالد بن یزید اور حضرت امام جعفر صادقؒ سے تعلیم حاصل کی۔ وہ قرآن شریف، صرف و نحو اور مذہبی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے والد کے ساتھ دواسازی کا کام کرنے لگے۔ یہیں سے ان کے دل میں کیمیا کا شوق پیدا ہوا۔

جابر کی شہرت کا باعث ان کی عربی میں کیمیا پر کتابیں ہیں جن میں سے پانچ شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں کتاب الرحمت، کتاب التجمیع اور الزیبق الشرقی شامل ہیں۔ ان کتابوں میں فولاد بنانے، چمڑے کو رنگنے، دھاتوں کو صفائی کرنے، موم جامہ بنانے، بوجھ کو زنگ سے بچانے کے لئے ان پر وارنش کرنے، بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے خضاب تیار کرنے اور اسی قسم کی بہت سی مفید اشیاء بنانے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ چونکہ ان اشیاء کی تیاری میں بہت زیادہ فنی قابلیت کی ضرورت ہے لہٰذا موجودہ زمانے میں بھی اس کام کو بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ جابر کے لئے ان اشیاء کا تیار کرنا صنعتی کیمیا میں اس کے اعلیٰ علم اور بے مثال فنی مہارت کی دلیل ہے۔

جابر نے اس کے علاوہ اپنی کتابوں میں سفیدہ (LEAD CARBONATE) سنکھیا (ARSENIC) اور ANTIMONY کو ان کے سلفائیڈ سے حاصل کرنے کے طریقے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ آلاتِ کیمیا میں قرع انبیق جابر کی ایک قابل قدر ایجاد ہے جس سے کشید کرنے، عرق کھینچنے، درست کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ قرع تو ایک صراحی کی شکل کا ہوتا تھا جس کی گردن چوڑی اور چھوٹی ہوتی تھی۔ انبیق کی شکل کا ایک ڈھکنا جس کے پہلو میں ایک لمبی نالی لگی ہوتی تھی۔ انبیق قرع کے اوپر ٹھیک طرح فٹ ہو جاتا تھا۔ یہ دونوں برتن الگ الگ بھی ہو جاتے تھے۔ اسی آلے کی موجودہ شکل ریٹارٹ ہے۔

جابر نے اسی آلے کی مدد سے اپنی اہم ایجادات شورے کا تیزاب، گندھک کا تیزاب، کیسیس اور پھٹکری کو گرم کر کے حاصل کیا۔ دوسرے کامیاب تجربے میں اس نے ان تین اشیاء میں سے پہلی شورہ کو خارج کر دیا، صرف پھٹکری اور ہیرا کسیس کو حرارت پہنچا کر ہیرا کسیس کا تیل (گندھک کا تیزاب) حاصل کیا۔ مگر اپنے تیسرے کامیاب تجربے میں اس نے ان تین اشیاء کے ساتھ نوشادر کا اضافہ کیا اور ایک نئی چیز جو شورے کے تیزاب سے بھی زیادہ طاقتور تھا اور پہلی بار سونے کو اس میں حل کیا گیا۔ چونکہ سونا بادشاہوں کی پسندیدہ دھات تھی اور چونکہ یہ مائع سونا جیسی دھات کو بھی حل کر لیتی تھی لہٰذا جابر نے اس کا نام ماء الملوک (AQUA REGIA) یعنی بادشاہوں کا پانی رکھا۔ جدید تحقیقات کے مطابق ماء الملوک شورے کے تیزاب اور نمک کے تیزاب کا ایک آمیزہ ہے۔

سونا بنانے کی جستجو صدیوں کو شرمندہ بنا رہی تھی۔ جابر نے بھی اس طرف توجہ دی اور یہ نظریہ قائم کیا کہ تمام دھاتوں کے بنیادی اجزاء دو ہیں جن کی مناسب ترکیب سے سونا وجود میں آتا ہے۔ اگر کسی معمولی دھات کو سونے میں تبدیل کرنا مقصود ہو تو یہ ضروری ہے کہ اسے غیر مطلوبہ آمیزشوں اور ملاوٹوں سے پاک کر دیا جائے۔ مثلاً اگر کیمیا داں تانبے کو غیر ضروری اجزاء سے پاک کر دیں اور ضروری اجزاء شامل کر دیں تو تانبا سونا بن جائے گا۔ [illegible] کی تحقیقات آج کسی حد تک اس نظریہ کی تصدیق کرتی ہیں [illegible] اگرچہ یہ قدر [illegible] سونے کے مقابلے میں کافی مہنگا ہے۔ جابر کا نظریہ [illegible] زمین میں مختلف قسم کی دھاتیں پیدا ہوتی ہیں۔

[illegible] وجود میں آتی ہیں، یقیناً بچگانہ اور آج بھی خیال ہے لیکن اس سلسلے میں جدید سائنس جمیں یہ بتا رہی ہے کہ سورج اور کائنات کے تمام ستاروں میں مادہ مستقل طور پر توانائی میں تبدیل ہو رہا ہے اور یہ توانائی حرارت اور نور کی شکل میں ہم تک آتی ہے۔ جوہروں کی شکست و ریخت سے بالکل نئے ذرات وجود میں آتے ہیں جو دوسرے ذرات کے ساتھ مل کر نئے جوہروں کو جنم دیتے ہیں۔

جابر پہلا کیمیا داں ہے جس نے ارسطو کے عناصر اربعہ آگ، پانی، ہوا اور مٹی کو طلسم سے نکالا اور اس فلسفے کو بالکل مختلف زاویے سے دیکھا۔ ان عناصر اربعہ کو تسلیم کرنے سے پہلے فطرت کے چار ابتدائی اوصاف گرمی، سردی، خشکی اور تری کی صفات منسلک کیں۔ اس کے خیال میں کسی دو بنیادی صفتوں کے ملاپ سے تیسری چیز عنصر کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔ مثلاً گرمی اور خشکی کے ملاپ سے آگ، تری اور سردی کے ملاپ سے پانی، سردی اور خشکی کے ملاپ سے مٹی اور اسی طرح تری اور گرمی کے ملاپ سے ہوا وغیرہ۔ جابر کا یہ نظریہ بالکل اچھوتا اور اپنی جگہ بڑا گہرا اہمیت کا حامل تھا۔ کیونکہ قدیم عرب گندھک، پارہ اور نمک کو بنیادی عناصر قرار دیتے تھے۔

جابر کے نظریے کے مطابق انسانی جسم میں زندہ رہنے والے چار جزو ہیں: خون (BLOOD)، بلغم (PHLEGM)، صفرا (BILE) اور کالا صفرا (BLACK BILE) کی بدولت ہے۔ اگر ان میں آپس میں توازن بگڑ جائے تو مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کیمیا پر کتابوں کے علاوہ جابر نے سائنس کے دوسرے شعبوں پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں فلکیات (ASTRONOMY) کے شعبے میں علم نجوم (ASTROLOGY) پر کتاب لکھی۔ طبیعیات (PHYSICS) کے شعبے میں اس نے مقناطیسی طاقت (MAGNETIC FORCE) پر بحث کی ہے۔ کیمیکل انجینئرنگ (CHEMICAL ENGINEERING) کے شعبے میں توازن کا نظریہ المیزان (AL-MIZAN)، ارضیات (GEOLOGY) کے شعبے میں دھاتوں کے وجود کے بارے میں اسی طرح اور بھی شعبوں پر کتابیں لکھیں۔

الغرض آج سے بارہ سو سال پہلے کیمیا میں جابر ابن حیان کے کارنامے جن پر آج ہم جدید سائنس کی عمارت تعمیر کر رہے ہیں، یقیناً ایک عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ ایک انگریز جارج سارٹن اپنی کتاب (AN INTRODUCTION TO HISTORY OF SCIENCE) [illegible]

## فرمانِ الٰہی — سورۂ ہود

تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۞

[illegible]

# دنیا کا پہلا ڈیم

## ایک داستانِ پارینہ جس سے آنیوالی نسلیں درسِ عبرت حاصل کرتی رہیں گی!

سید عمار جعفری

[illegible]

عالمہ کے کھنڈرات ۹۶۵ء کے حساب سے ... یہ شہر سطح سمندر سے ... ۹۰ فٹ کی بلندی پر واقع تھا۔ ان کے کھنڈرات صنعاء کے شمال مشرق میں تقریباً ... کلو میٹر کے فاصلے پر اب بھی دیکھے جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

تجربے کی نذر کر دی۔

MONTHLY AAWAZ

آواز

پبلشر : طہیر مودی
ایڈیٹر : سہیل اختر

SAY

اپنا تو کام ہے کہ جلاتے چلو چراغ
رستے میں خواہ دوست کہ دشمن کا گھر ملے

# گر تو برا نہ مانے ..........؟

THINK , THINK , THINK اور " میں فیڈریشن

آف پاکستانی کینیڈینز کے جنرل سیکریٹری سے پوچھتا ہوں کہ ..... — اس طرح کی آوازیں گزشتہ ماہ سے تقریباً ہر اتوار کو جعفری صاحب کے ریڈیو پروگرام میں سننے کو ملتی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جعفری صاحب کا مقصد ہم پاکستانیوں کے منہ پر طنز کا بھرپور تھپڑ مارنا ہے یا ہمیں غیرت دلانا ہے، یا خلوصِ دل سے وہ بھی یہ چاہتے ہیں کہ ٹورانٹو میں پاکستانیوں کا اپنا ٹی۔ وی پروگرام ہونا چاہئے — جعفری صاحب! کبھی کبھی آپ بہت بڑی بات کہہ جاتے ہیں لیکن یہ سوچنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ آپ کو کہنا چاہئے یا نہیں۔ آپ نے چالیس ہزار پاکستانیوں کے مشہور و معروف قابل اور ذہین لیڈر سے، جس نے کینیڈا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تمام پاکستانیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے متعدد انجمنوں کے قیام کا خاکہ بنا کر اسے عملی جامہ پہنایا اور جو چند رشیکھر کے ٹی۔ وی پروگرام میں آئے دن وارد ہو کر محبِ وطن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں، ان سے آپ نے یہ پوچھ لیا کہ "ٹورانٹو میں پاکستانیوں کا ٹی۔ وی پروگرام کیوں نہیں ہے؟" وہ بیچارے ٹھہرے شریف آدمی وہ آپ کو کیا جواب دیتے ............ ویسے ہی کہنے والے تو کہہ گئے ہیں

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

— ویسے آپ نے ہم پاکستانیوں کا بہت مذاق بنایا ہے اور مسلسل مذاق اڑا رہے ہیں — ہم نے تو یہ بھی سنا ہے کہ آپ اکثر لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ "...... کیا پاکستان کا وجود ہے؟" — جعفری صاحب! آپ ہی بتائیے کہ آخر ٹورانٹو میں پاکستانیوں کا ٹی۔ وی پروگرام کیوں نہیں ہے؟ ایک پاکستانی کی حیثیت سے آپ جیسے نامور بزنس مین اور محبِ وطن سے یہ سوال پوچھنے کا ہمیں بھی حق ہے۔ ہو سکتا ہے آپ جواب دیں کہ میں کئی گھنٹوں کا ریڈیو پروگرام نشر کرتا ہوں، پاکستانی ٹیلیفون چلاتا ہوں، میری مصروفیات اس بات کی اجازت نہیں دیتیں وغیرہ وغیرہ ..... — تو اس ملک میں معروف کون نہیں ہے ...... لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس دورِ جدید میں انسانی زندگی کی رفتار وقت کی رفتار سے تجاوز کر گئی ہے تو کیا ہمیں چاہئے کہ صرف اپنے آپ میں مگن ہو کر انفرادی ترقیوں کی شراب پی کر جذبۂ حب الوطنی کو دفن کر دیں؟ — اس معروف ترین زندگی ہندوستانی، چینی، جاپانی، یہودی اور تقریباً تمام قومیت اپنے اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہو کر اجتماعی طور پر بھرپور تعاون کے ساتھ اپنے اپنے مذہب، تہذیب اور روایت کی تبلیغ نہیں کرتے — ٹورانٹو میں وہ کونسی قومیت ہے جس کی اچھی خاصی تعداد یہاں آباد ہو لیکن اس کا کوئی اپنا ٹی وی پروگرام نہیں؟ سرِ فہرست ہے "پاکستان"۔ جب

ہم دوسری قومیت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں شرم بھی آتی ہے اور احساسِ کمتری کا احساس بھی ہوتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم ریڈیو اور ٹی۔ وی پروگراموں میں سب سے پیچھے ہیں؟ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ — پاکستانی سفارت خانہ پر — پاکستانیوں کے لیڈروں پر — جعفری صاحب پر — یا خود پاکستانیوں پر — اور جب ہم خود اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ THINK , THINK , THINK کہنے والا ہم سے زیادہ سچا ہے — ہم سے زیادہ باہمت ہے — ہم سے زیادہ محبِ وطن ہے — آئیے ہم سب مل کر سوچیں کہ کیا ہم میں اتنی صلاحیت نہیں کہ ہم ایک پاکستانی ٹی۔ وی پروگرام شروع کر سکیں۔

چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ہم اس شمارہ میں
- ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے
- مقامی شعراء کا کلام اور
- ادبی خبرنامہ

شائع نہیں کر رہے ہیں۔ آئندہ شمارہ میں یہ تمام عنوانات شامل اشاعت ہونگے، انشاءاللہ

## اخوتِ نسبت

### حضرت ابوبکر صدیقؓ

تاریخِ اسلام میں خلیفۂ اول کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ نام عبداللہ، ابوبکر کنیت اور صدیق لقب تھا۔ آپ کا تعلق قریش قبیلہ سے تھا۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے۔ باوقار اور دولت مند تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ہر موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے اس کی تصدیق فرمائی اور اس تصدیق کے صلے میں صدیق کا لقب ملا۔

آپ تجارت میں بڑے مشہور تھے۔ آپ غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام جہادوں میں حضور کے ہمرکاب رہے۔ یومِ تبوک میں [illegible] سب سے بڑا جھنڈا جو سیاہ تھا حضرت ابوبکر کو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب مردوں میں حضرت ابوبکر محبوب تھے۔

خلیفہ منتخب ہونے کے بعد آپ نے مرتدین سے جہاد کیا۔ دو سال میں عراق اور [illegible] فتح کیا۔

آپ نے تقریباً دو سال چھ ماہ خلافت کی۔ وفات ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں ہوئی۔

### حضرت عمر فاروقؓ

آپ کی ولادت ۵۸۳ عیسوی میں ہوئی۔ آپ [illegible] قریش کی شاخ بنو عدی کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ آپ کا نام عمر اور لقب فاروق تھا۔ [illegible]

[illegible]

### حضرت عثمان غنیؓ

نام عثمان، ابو عمرو کنیت اور غنی لقب تھا۔ [illegible]

[illegible]

آپ تلاوتِ کلام پاک کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

آپ نے کچھ سال [illegible] شہادت پائی۔

### حضرت علی حیدر کرارؓ

نام نامی علی تھا۔ کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی اور لقب حیدر کرار۔ آپ قریشی و ہاشمی تھے۔ آپ رشتہ میں آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ آپ شجاعت، سخاوت اور علم میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے عمر بھر حضور کی خدمت اور دین کی تبلیغ فرمائی۔ آپ حافظِ قرآن تھے۔ آپ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں اسلام کے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ نے خیبر کا قلعہ فتح کیا۔ آپ کی چار سال [illegible] خلافت رہی۔ آپ کی وفات ۴۰ ہجری کو ہوئی۔

### ۵۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ

[illegible]

### حضرت زبیر بن العوامؓ

[illegible]

### ۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

اسلام قبول کرنے سے قبل آپ کا نام عمرو تھا۔ حضرت نے جب اسلام قبول کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ کنیت ابو محمد تھی۔ آپ عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ بدر، احد، خندق [illegible]

### ۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

[illegible]

### ۹۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

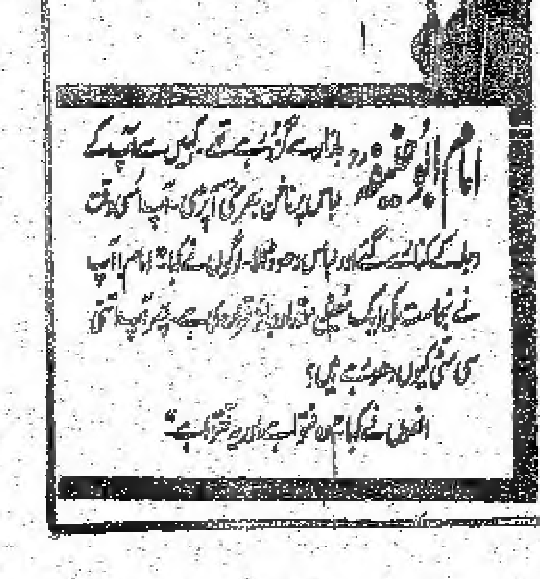
[illegible]

### ۱۰۔ حضرت سعید بن زیدؓ

[illegible]

## شادیات

[illegible]



امام ابو حنیفہ [illegible]

# جواب دو!

بشکریہ ——— محمد تقی خان ٹورانٹو، کینیڈا

محترم سہیل بھائی

آداب

افسانہ "فیصلہ" کی اشاعت پر جہاں کچھ لوگوں نے میری حوصلہ افزائی کی وہاں کچھ نے یہ تنقید بھی کی کہ مجھے اپنی عمر کے لحاظ سے لکھنا چاہئے۔ اسی خش و پنج میں مبتلا تھا کہ اپنے عزیز دوست حسنین اختر کے اس جملے پر کہ "کچھ لکھنے پر عمر کی قید لگانا، حوصلہ شکنی ہی نہیں بلکہ لکھنے والوں کیلئے ذہنی سزا ہے"، میرا قلم پھر سے چل پڑا۔ "جواب دو" حاضر ہے۔ امید ہے قارئین پسند کرینگے۔

نیاز مند

محمد تقی خان ۔ ٹورانٹو



"جواب دو" کے خالق
محمد تقی خان

**فون کی گھنٹی** نے اسے اٹھنے پر مجبور کردیا۔ جبکہ اس کا ارادہ آج دیر تک سونے کا تھا۔ اس کے عزیز دوست ڈیوڈ کا فون تھا۔ کوئی ضروری بات کرنے وہ اس کے گھر آنا چاہتا تھا۔ وہ انکار نہ کرسکا۔ لیکن حیران ضرور ہوا، اس سے قبل تو ڈیوڈ نے کبھی ایسا نہ کیا تھا۔

**ڈیوڈ** سے سعید کی دوستی کافی پرانی تھی۔ دونوں نے ایک ساتھ پڑھا اور ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ اسے ڈیوڈ بہت پسند تھا کیونکہ وہ ایک عام گورے آدمی سے بہت مختلف تھا۔ اس کے خیالات اور سوچ کا انداز بڑا فلسفیانہ تھا۔ ڈیوڈ نے کبھی بھی اسے "کینیڈین ہم وطن دوستوں" سے کم نہیں سمجھا۔ اس کے خاندان کے سبھی لوگ سعید کو بہت پسند کرتے تھے۔ اس کی بیوی تو اس سے کافی متاثر تھی۔ یہ صرف سعید کا اپنا اندازہ تھا کہ ڈیوڈ کا بھائی ہیری اسے زیادہ پسند نہیں کرتا ہے لیکن اس نے کبھی بھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دیا تھا۔ ڈیوڈ کو مذہب سے بھی کافی لگاؤ تھا۔ وہ ہر اتوار کو چرچ ضرور جاتا۔ کئی مرتبہ وہ سعید کے ہمراہ مسجد بھی گیا۔ سعید نے محسوس کیا کہ ڈیوڈ نے مسجد کا ویسے ہی احترام کیا جیسے کوئی مسلمان کرتا ہے۔ ایک مرتبہ سعید حیران رہ گیا جب اس نے خود اسے مسجد لے جانے کی فرمائش کی۔ اس دن اس نے مولوی صاحب سے کافی باتیں کیں اور سوالات بھی کئے۔ سعید نے اندازہ لگایا کہ وہ مذہب اسلام کے متعلق بہت کچھ جاننا چاہتا ہے۔

**کال بیل** بجنے پر اس نے دروازہ کھولا۔ ڈیوڈ کے ہمراہ اس کا بھائی ہیری بھی تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ معاملہ کچھ اہم ہے۔ سعید نے علیک سلیک کے بعد پوچھا "کیوں ڈیوڈ کیا پریشانی ہے؟" ڈیوڈ کے کچھ بولنے سے پہلے ہیری بول پڑا "معاملہ کیا ہے، میں بتاتا ہوں۔ یہ صاحب اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہتے ہیں یعنی یہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔" سعید کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ بیٹھے بیٹھے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہیری کی بات نے اسے مجسم حیرت بنا دیا تھا۔ اس نے ڈیوڈ سے پوچھا کہ کیا ہیری صحیح کہہ رہا ہے۔ ڈیوڈ نے اقرار میں سر ہلا دیا۔ سعید نے جیسے انجان بنتے ہوئے کہا "لگتا ہے کہ رات تم دونوں کسی پارٹی میں گئے تھے اور نشہ ابھی تک نہیں اترا ہے، یا پھر تم دونوں مذاق کر رہے ہو۔ اگر یہ مذاق ہے تو ڈیوڈ تم جانتے ہو میں ایسا مذاق پسند نہیں کرتا۔" یہ سن کر تو ڈیوڈ کو جیسے شدید غصہ آگیا ہو "کیوں اس میں مذاق یا یقین نہ آنے والی کیا بات ہے۔ سعید میں سچی بات ہے میں اپنا مذہب تبدیل کرکے مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ کیا کبھی کوئی انگریز مسلمان نہیں ہوا یا میں مسلمان نہیں بن سکتا؟"

**سعید** اس کی باتیں سن کر حیران و پریشان تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔ اس نے خش و پنج میں مبتلا ہوکر ہیری سے پوچھا کہ آخر یہ کیا چکر ہے؟ لیکن ہیری خود پریشان تھا۔ اس نے سعید سے التجا کی کہ وہ اسے سمجھائے شاید ڈیوڈ اس کی بات مان کر تبدیلئ مذہب کا ارادہ ترک کردے۔ ورنہ ایسی حرکت کوئی بڑا مسئلہ کھڑا کرسکتی ہے ——— "ڈیوڈ! آخر کیا سوچ کر تم نے ایسا فیصلہ کیا ہے۔ مذہب تبدیل کرنا کوئی کھیل نہیں۔ کیا تمہیں اپنے خاندان یا مذہب سے کوئی شکایت ہے؟ کیا وہ ایسا ہونے دیں گے؟ آخر تم کیوں اپنا مذہب بدلنا چاہتے ہو! آخر میرے مذہب میں تمہیں کیا خاص بات نظر آگئی؟" سعید ایک ہی سانس میں یہ سب کہہ گیا۔ غالباً ڈیوڈ کو سعید سے اتنے سوالات کی توقع نہ تھی۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور غصہ سے بولا "میں نہیں، پھر بھی....؟" سعید نے کہا۔

"بس یہ سمجھ لو کہ مجھے میرا مذہب پسند نہیں ہے مجھے اس میں کوئی حقیقت، کوئی سچائی نظر نہیں آتی یا جس چیز کی مجھے تلاش ہے وہ مجھے اس سے حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ مجھے جس سکون، جس سچائی، جس مساوات اور جس حقیقت پسندی کی تلاش ہے وہ تمہارے مذہب اسلام میں نظر آتی ہے۔ مجھے تمہارے ساتھ جاکر جو سکون تمہاری مسجد میں ملا، کہیں اور نہیں مل سکتا۔" ڈیوڈ نے سعید کو سمجھانا چاہا۔ "لیکن تمہاری فیملی، تمہاری بیوی بچوں وغیرہ کا کیا ہوگا۔ آخر تم اپنے آپ کو کتنا تبدیل کرسکتے ہو۔ کیا تم شراب پینا بالکل بند کرسکتے ہو؟ کیا تم پورک کھانا، جوا کھیلنا، کلب جانا بند کرسکتے ہو؟ میں چاہونگا کہ تم ایک مرتبہ پھر اس پر غور کرو، اپنے والدین سے مشورہ کرو" سعید نے اسے دوبارہ سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں اس بارے میں اچھی طرح سوچ چکا ہوں۔ میرا یہ آخری فیصلہ ہے۔ ہیری کو میں نے اس فیصلے سے آگاہ کردیا ہے۔ اپنے والدین کو بھی بتادونگا۔ وہ مجھے ایسا کرنے سے روک تو نہیں سکتے۔ رہا سوال میری بیوی کا۔ تو اسے مجھ سے سچی محبت ہے اس لئے میرے فیصلہ پر اسے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ تم ہو۔ پتہ نہیں کیوں تم اتنے حیران ہو رہے ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ مسلمان ہوتے ہی میں تمہارا بھائی بن جاؤنگا۔" ڈیوڈ نے آرام سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"لیکن میں چاہونگا کہ تم ایک مرتبہ پھر اس پر غور کرو۔ دیکھو ڈیوڈ! ہمارے مذہب اور تمہارے مذہب میں بہت فرق ہے۔ کئی چیزوں کا تمہیں اندازہ نہیں کتنی ہی چیزیں تو تمہاری سوچ سے بہت دور ہیں۔" سعید نے ایک مرتبہ اور اپنے دلائل پیش کئے۔

"سعید اگر تمہیں میری مدد کرنا ہے تو کرو ورنہ صاف جواب دو۔ تمہاری مسجد کا رستہ میں خود بھی جانتا ہوں" ڈیوڈ نے تلخ لہجہ میں کہا۔

ہیری جو اس دوران خاموش بیٹھا تھا، اچانک بڑے طنزیہ لہجہ میں سعید سے کہا "ڈیوڈ اب تمہارا ہے سعید! یہ اب اپنا فیصلہ نہیں بدلے گا۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ میں اور کیا کر سکتا ہوں" سعید نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

**اسی اثنا** میں ہیری اٹھ کر سعید کے قریب آگیا۔ سعید کو اس کی آنکھوں میں کوئی نئی چال نظر آئی۔ ہیری نے نہایت ٹھنڈے لہجہ میں اس سے پوچھا "اچھا سعید ایک بات تو بتاؤ، اگر مسلمان ہونے کے بعد ڈیوڈ مرجائے تو تم اس کی بیوی کو گھر سے تو نہ نکال دوگے؟"

"کیوں نکال دینگے؟" سعید غالباً اس کی چال سمجھ رہا تھا۔

"کیا تم اس سے نکاح کرلوگے؟" ہیری نے فوراً ہی سوال کیا۔

سعید نے سوچ کر جواب دیا "اگر وہ رضامند ہوئی تو اس میں کوئی عیب نہیں"

"نہیں کراہیت تو نہیں ہوگی"

"کیوں اس میں ایسی کیا بات ہے آخر وہ بھی مسلمان ہوگی!"

ڈیوڈ ہیری کو شکست خوردہ دیکھ کر مسکرانے لگا۔

ہیری کو تو جیسے آگ لگ گئی ہو۔ ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح اس نے اپنا آخری داؤ لگایا۔

"اچھا سعید! اگر ڈیوڈ کی بیوی مرجائے تو کیا تم ڈیوڈ کی شادی اپنی بہن فاطمہ سے کردوگے؟"

سعید کو جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا۔ ڈیوڈ اور ہیری بیٹھے اس کے جواب کے منتظر تھے۔ ہیری اپنی چال کو کامیاب دیکھ کر مسکرانے لگا۔ ڈیوڈ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ اس کی آنکھیں چیخ چیخ کر سعید سے کہہ رہی تھیں کہ جواب دو سعید! جواب دو کہہ دو "ہاں" ——— کہہ دو سعید ——— ہاں کہہ دو ——— جواب دو سعید ——— جواب دو ——— مگر ایسا نہ ہوا۔ دو لمحوں کی خاموشی میں ایک طوفان گزر گیا ——— سعید نے ایک لمحہ کیلئے اپنے لب کھولے، جیسے کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہو، مگر کوئی لفظ اس کے لبوں پر نہ آسکا۔ اس کی خاموشی ڈیوڈ کے دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے قدم نہ روک سکی۔ اسے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ——— ڈیوڈ جا چکا تھا ——— مگر سعید کے چہرے پر اطمینان کی گہری لکیر چھوڑ گیا تھا۔ جس کی وجہ خود سعید بھی نہ جانتا تھا۔

## قرآن اور آپ کا گھر

کیا آپ کے گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟

بالغ افراد میں سے کتنے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں؟

کیا بچوں کو قرآنی قصص و واقعات سنائے جاتے ہیں؟

کیا گھر میں قرآن کی آیات اور احکام پر باتیں ہوتی ہیں؟

بڑوں اور بچوں کو قرآن میں سے کیا کچھ یاد ہے؟

بڑوں اور بچوں میں سے قرآن کا مفہوم سمجھنے یا ترجمہ جاننے والا بھی کوئی ہے؟

کیا گھر میں قرآن کو سمجھنے کیلئے ترجمے یا تفسیریں وغیرہ موجود ہیں؟

کیا قرآنی آیات یا ان کے تراجم کے کتبے دیواروں پر آویزاں ہیں؟

کیا گھر کے مرد یا خواتین کسی حلقۂ درس قرآن میں حصہ لیتی ہیں؟

محض آپ کے غور و خوض کیلئے

# ذرائع کامیابی

بشکریہ ابن حسن صدیقی سوساگا کینیڈا

محترم جناب سہیل صاحب

السلام علیکم

مزاج گرامی۔ حسب وعدہ مضمون حاضر ہے۔ امید ہے میرے برادرِ عزیز "پیاسبز" یا آواز کے کسی گوشہ میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔ بہاؤ اللہ سے یاد فرمائیے۔

الفقیر

ابن حسن صدیقی

سوساگا، اونٹاریو

کینیڈا

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو ہر چیز کے روشن پہلو رکھتے ہیں۔ وہ ہر کام کو اس یقین کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ ہم اس میں ضرور کامیاب ہونگے۔ وہ پیش آمدہ مشکلات اور عارضی رکاوٹوں کے ساتھ ہمادرانہ جنگ کرتے ہیں۔ اور بالآخر ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قانون قدرت ہمیشہ سے اس نتیجہ کی تائید کرتا چلا آیا ہے اور خداوند کریم بھی انہی لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ دوسری قسم ان بودے اور کمزور دل لوگوں پر مشتمل ہے جو کام شروع کرنے سے پہلے کئی ماہ یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیا ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے؟ تذبذب اور پس و پیش کا یہی خیال ان کے دامن گیر رہتا ہے۔ ناکامی کا خطرہ ان کے دل میں گھر کر جاتا ہے خیال مشکلات کے بھوت ہر وقت ان کے سر پر سوار رہتے ہیں۔ ایک دفعہ کی ناکامی کا تجربہ ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتا ہے۔ اور بالآخر اپنی کمزوریوں کی بدولت ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ قانون قدرت ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتا۔ اور نصرت خداوندی بھی ان کے شامل حال نہیں ہوتی۔

کسی دیہاتی ملازم سے کہا جائے کہ اس میز کو ہر روز صاف کرنا لیکن خیال رکھنا کہ چینی کے گلدان نہ ٹوٹ جائیں تو یقین جانیئے کہ گلدان ضرور ٹوٹ جائیں گے۔ کیونکہ آپ کی تنبیہ کی وجہ سے جو وہم ملازم کے دل میں پیدا ہو گیا ہے اس کی وجہ سے گلدان اٹھاتے وقت اس کے ہاتھ کانپنے لگیں گے۔ اور گلدان گر جائیں گے۔

اسی طرح ایک شخص کسی دیوار کی منڈیر پر چلتا ہوا اگر اسی خوف میں مبتلا ہو جائے کہ میں گر جاؤں گا تو وہ ضرور گر جائے گا۔ حالانکہ دیوار پر چلنے کی حالت میں بھی اس کے پاؤں کے نیچے اتنی ہی زمین تھی جتنی کہ زمین پر چلنے کی حالت میں ہوتی ہے۔ ایک شخص معمولی مرض میں مبتلا تھا لیکن ڈاکٹر نے اسے ایک مہلک بیماری کے وہم میں مبتلا کر دیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اس کی موت یقینی ہے چنانچہ وہ کچھ عرصہ کے بعد مر گیا۔ سوا سو سال کے ایک بوڑھے سے اس کی طوالت عمر کا راز دریافت کیا گیا تو اس نے ہنس کر کہا میں نے کبھی اس خیال کو اپنے نزدیک پھٹکنے نہیں دیا کہ میں بوڑھا ہوں میں نے ہمیشہ یہی سمجھا کہ میں جوان ہوں۔ اور جوان ہی رہونگا چنانچہ واقعی اب تک جوان ہوں۔

یہ سب مثالیں خیالات اور ارادوں کی طاقت عظیم کو واضح کرتی ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جب کوئی کام شروع کیا جائے تو کمزور اور بودے خیالات کو دل سے نکال کر آہنی عزم، مستقل مزاجی، استقلال، سچائی اور روشن امیدوں کے ساتھ شروع کیا جائے۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ آپ پوری سرگرمی و انہماک اور دلی توجہ کے ساتھ اپنے کام کو انجام دینگے اور بفضلہ تعالیٰ اس میں ضرور کامیاب ہونگے۔

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ

جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

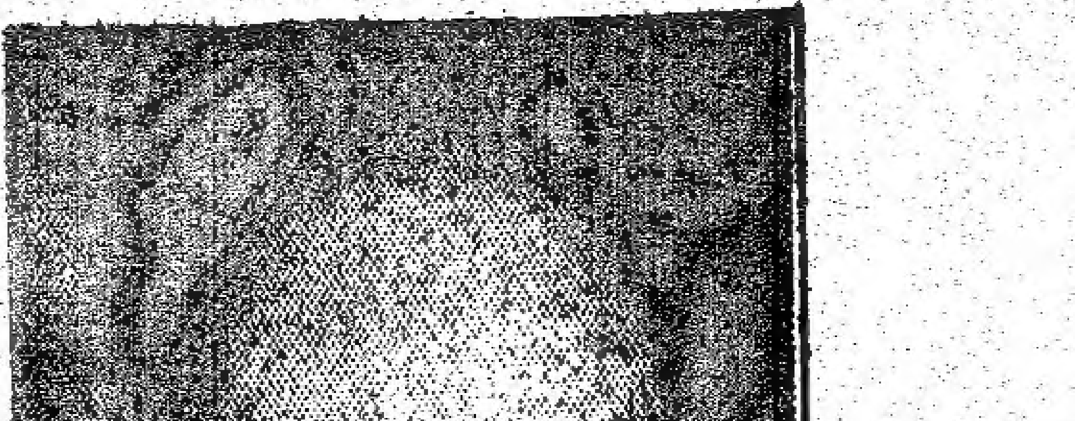


# بچوں کو نہلانا دشوار نہیں!

[illegible]

## ہماری ڈکشنری

[illegible]



راجندر کمار

## ہندوستانی فلمی دنیا کا جگمگاتا ستارہ




پیارے پیارے بچو!
السلام علیکم۔ سدا خوش رہو
یہ چاند ستارہ آپ سے باتیں کر رہا
ہے۔ آپ کی چاند آنٹی۔ آپ سب ہم
کو بہت چاند آنٹی کہتے ہیں۔ اور بچو
ہم کو آپ جیسے پیارے پیارے بچوں سے بہت
پیار ہے تو آج سے ہماری اور آپ کی دوستی ہو گئی۔
ہاں تو بچو اب آپ ذرا ایک بات غور
سے سنئے کہ اس صفحہ پر ہم آپ کو بہت اچھی
اچھی باتیں بتائیں گے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ
آپ ان باتوں کو سن کر یا پڑھ کر بھول جائیں گا
ہرگز نہیں۔ بلکہ ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش
کیجئے گا۔ کیونکہ جو بچے اچھی باتیں یاد رکھتے
ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں تو ایسے بچے
کبھی نقصان میں نہیں رہتے۔ بلکہ ان بچوں
کے کام میں خدا کی رحمت ساتھ ہوتی ہے اللہ
پر خدا اور اس کے رسولؐ بھی ان اچھی باتوں کو
پسند کرتے ہیں اور پھر بچو! آپ کے ابو اور آپ
کی امی اور ابو جان بھی ان باتوں کو پسند کرتے
ہیں اور چاہتے ہیں کہ جب آپ بڑے ہوں
تو ایک اچھے اور سچے مسلمان ہوں اور
برائی اور بری بات کی پہچان ہو۔
تو بچو! آج آپ کا سبق ہے

## سچائی

بچو! دنیا میں سچائی سے بڑھ
کر کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ کو پتا ہے
سچ بولنے والا دنیا اور جنت میں بھی خوش
رہے گا۔ اس کے ہر کام میں خدا کی مرضی
شامل ہو گی۔ تو بچو آپ لوگ ہمیشہ سچ بولیں
کبھی کسی کو جھوٹ [illegible]
[illegible] آپ نے [illegible]
[illegible]
ہوتے۔ ان کی کوئی بات پر یقین نہیں کرتا
اور جھوٹ بولنے والوں سے خدا بہت
ناراض ہوتا ہے۔ اگر آپ ہمیشہ سچ بولیں
گے تو سب لوگ آپ کی تعریف کریں گے
اور خوش ہوں گے پھر اس کے علاوہ آپ کی
ان پیاری اور سچی باتوں سے ہمارے اللہ
میاں بھی کتنے خوش ہوں گے۔ اور آپ سے
کبھی ناراض نہیں ہوں گے۔ جب سب بچے اچھی
اچھی باتیں کریں گے تو اس سے ہمارے اپنے
ملک کا نام روشن ہو گا۔ سب خوش ہو کر
بولیں گے کہ یہ سب بچے پاکستانی ہیں
اور کتنے اچھے ہیں۔
اچھا تو پیارے پیارے دوستو!
امید ہے کہ آپ اپنی آنٹی کی ان باتوں
کو سن کر یاد رکھیں گے اور ان پر عمل
کریں گے کیونکہ اچھی باتیں صرف یاد کرنے
کیلئے نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان پر جلد سے جلد
عمل کرنا چاہئے۔ اچھا باقی باتیں اگلے
شمارہ میں ہوں گی جب تک کیلئے خدا حافظ

فقط
آپ سب کی
چاند آنٹی

پیارے بچو! السلام علیکم
کہئے کیا حال ہے۔ آج پہلی دفعہ آپ سب کو
"آواز" میں اپنے بارے میں پڑھ کر یقیناً بڑی خوشی
محسوس ہو رہی ہوگی۔ چاند رات کو "آواز" پیغامبر میں
آپ لوگوں کے متعلق کوئی پیغام نہ پاکر میں نے فوراً سہیل
بھیا کو فون کیا کہ وہ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ سب کیلئے
کچھ اچھی اچھی باتیں لکھوں۔ الحمد اسی طرح آپ سب
کیلئے یہ "بچوں کی دنیا" حاضر ہے۔ امید ہے آپ سب
کو یہ صفحہ پسند آئے گا۔ اگر آپ بھی "بچوں کی دنیا"
میں شامل ہونا پسند کریں تو خود لکھئے یا اپنے امی یا ابو
سے خط لکھوائیے۔ مجھے آپ کی رائے اور آپ کے ہاتھ سے
لکھے ہوئے چیزوں کا انتظار رہے گا۔
اچھا بچو! اب آپ سے اجازت چاہوں
کیونکہ یقیناً آپ کو "بچوں کی دنیا" پڑھنے کا انتظار
ہو گا۔ اب آپ جلدی سے پڑھ کر مجھے بتائیے کہ آپکی
باجی کا یہ تحفہ آپ سب کو کیسا لگا۔

تا تا فنا
آپ سب کی
شائستہ باجی

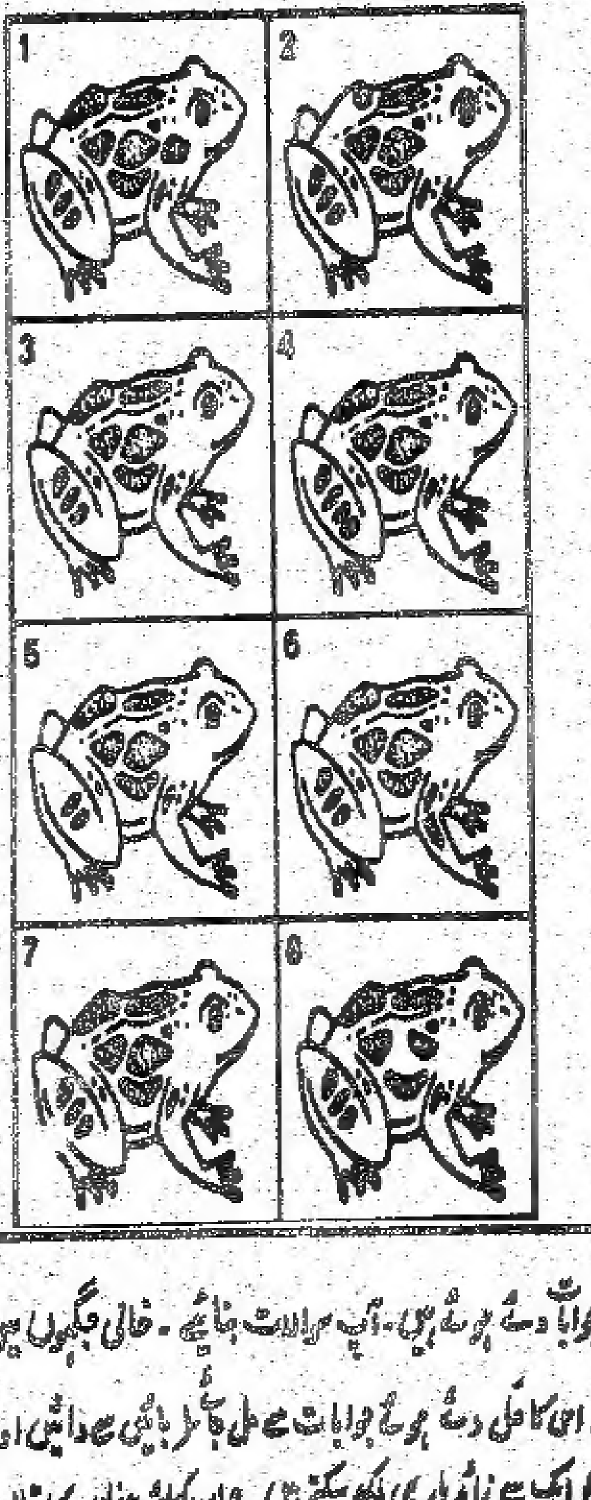


## بڑھیا کا جھونپڑا

پیارے بچو! ایک دفعہ کا ذکر
ہے کہ ایک بادشاہ نے شاہی محل بنوانا
چاہا تو اس کے چوکور محل بنانے کیلئے ایک
کونے کی ضرورت تھی جس پر ایک غریب
بڑھیا کا جھونپڑا بنا ہوا تھا۔
سرکاری ملازموں نے بڑھیا سے
زمین خریدنی چاہی تو اس نے بیچنے سے
انکار کر دیا۔ بادشاہ نے سنا تو فرمایا
محل چوکور نہ بنے تو بنا دو مگر
بڑھیا پر جبر نہ ہو۔ چنانچہ شاہی محل
ایک طرف سے ٹیڑھا بن گیا۔ محل بن
چکا تو بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کی جہاں
پناہ! سچ ہے شاہی محل اس جھونپڑے کی
زمین لئے بغیر ٹیڑھا تو بھلا اچھا معلوم
نہیں ہوتا، لیجئے یہ زمین بے قیمت حاضر ہے۔
بادشاہ نے پوچھا "تم نے پہلے کیوں انکار کر دیا
تھا؟" بڑھیا نے جواب دیا "صرف اس
لئے کہ دنیا بھر میں آپ کے انصاف کا ڈنکا
بج جائے۔" اس پر بادشاہ نے بڑھیا کو تو
انعام و اکرام دے کر رخصت کر دیا مگر اس
کی زمین نہ لی اور محل کو بدستور ٹیڑھا رہنے دیا۔
بادشاہ اور بڑھیا تو دونوں چل بسے مگر
انصاف کی یہ کہانی اب تک لوگوں کو
یاد ہے اور ہر ایک سے اس منصف بادشاہ
کی تعریفیں آج بھی سننے کو ملتی ہیں۔
تو بچو! ہم نے بڑے ہو کر کتابوں
میں پڑھا تو پتہ چلا کہ وہ بادشاہ تو دنیا
کا مشہور بادشاہ نوشیروان تھا۔
دیکھا بچو! اگر ہر شخص اپنے
کام میں انصاف اور مروت سے کام لیا
کرے تو اس سے خدا بھی خوش ہو جائے اور
مخلوق بھی۔ تو بچو! ہم سب کو چاہئے
کہ ہم غریبوں کا خیال رکھیں اور ان
پر ظلم نہ کریں کہ اسلام بھی ہم سب کو
یہی تعلیم دیتا ہے۔

**ایک** دن دو دوست گھوم رہے تھے کہ
انہیں سڑک پر ایک آدمی لنگڑاتا ہوا جاتا دکھائی
دیا۔ پہلے دوست نے کہا "لگتا ہے اس آدمی کی
ٹخنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔" اس پر دوسرے
دوست نے کہا "نہیں شرط لگا لو اس کے گھٹنے
کی ہڈی ٹوٹی ہے۔" دونوں دوستوں نے بحث
کے بعد اس شخص سے پوچھا "کیوں صاحب آپ
کے ٹخنے کی ہڈی ٹوٹی ہے یا گھٹنے کی؟" اس شخص
نے جھینپتے ہوئے کہا "ہڈی کہیں کی نہیں ٹوٹی البتہ میری
چپل ٹوٹ گئی ہے۔" مرسلہ: صائمہ علی اکبر

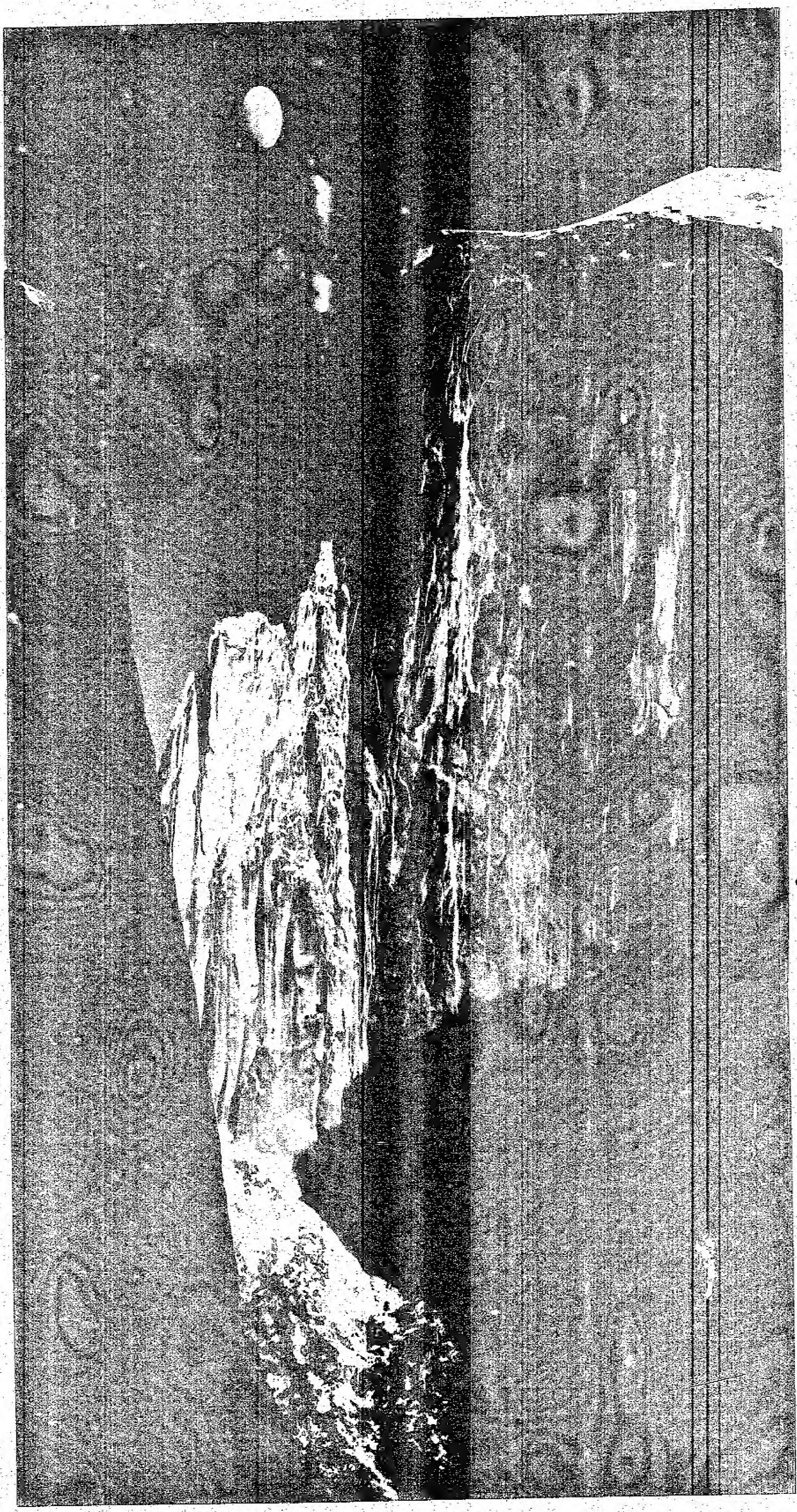
**آٹھ** مینڈکوں میں سے دو مینڈک بالکل ایک طرح کے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ کونسے دو مینڈک ہیں؟ جواب کیلئے "پیغامبر" کا تازہ شمارہ دیکھیے۔




**یہاں** جوابات دیئے ہوئے ہیں۔ آپ سوالات بنائیے۔ خالی جگہوں میں ایک تا ۹ نمبر اس طرح لکھیں کہ اس کا حل دیئے ہوئے جوابات سے مل جائے (بائیں سے دائیں اور اوپر سے نیچے) آپ کسی بھی نمبر کو ایک سے زائد بار بھی لکھ سکتے ہیں۔ جواب کیلئے پیغامبر کا تازہ شمارہ دیکھئے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | X | | ÷ | | =8 |
| X | | X | | + | |
| | X | | − | | =3 |
| ÷ | | − | | − | |
| | + | | − | | =9 |
| =2 | | =8 | | =7 | |

# چاند کا حسن قدرت کا کرشمہ ہے



## تجارت کا حسن ایمانداری ہے

ہم

آپ کے مشکور ہیں کہ آپ ہم پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔

# UNIVERSE TRAVEL AGENCY

Please call: Zaheer Modi at

**630-7393**

IATA

3316 KEELE STREET, DOWNSVIEW, ONTARIO

MONTHLY

# AAWAZ

P.O BOX 2113
POSTAL STATION B
SCARBOROUGH ONTARIO
CANADA M1N 2E5
TEL (416) 267-8006
EDITOR SOHAIL AKHTAR

VOL: 1 | DECEMBER | NO:





جو سکون جانماز پر ملتا ہے وہ کہیں اور حاصل نہیں ہو سکتا۔ یقین نہ آئے تو اس بچے محمد شریف خاں سے پوچھیے۔

## انتقال پُر ملال

محترم جناب سید اکبر علی (گیری، انڈیانا) کے والد محترم کے اچانک رحلت کر جانے پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

(ادارہ)



## ضرورت رشتہ

پاکستانی کینیڈین کو عقد ثانی کیلئے کسی بیوہ یا ۳۰ سالہ مسلمان دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔ صرف سنجیدہ حضرات فوری رابطہ قائم کریں۔

م - معرفت پیغامبر

۲۸ سالہ دوشیزہ، مقیم کراچی کیلئے مہاجر سنی مسلمان کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کے عزیز و اقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

س۔ معرفت پیغامبر



ماہنامہ آواز میں صفحہ ۲ پر دیئے گئے سوالات کے جوابات۔

نمبر ۵ اور نمبر ۷ کے جواب ایک طرح کے ہیں۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 4 | x | 4 | ÷ | 2 | =8 |
| x | | x | | + | |
| 3 | x | 3 | − | 6 | =3 |
| ÷ | | − | | − | |
| 6 | + | 4 | − | 1 | =9 |
| =2 | | =8 | | =7 | |

FORTNIGHTLY
MESSENGER
P.O. Box 2114
Postal Station "B"
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5
PHONE (416) 267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR

VOL: 3 | November 7, 1980 | NO. 17

## حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں
قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں
قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں

آپ نے فرمایا وہ آدمی جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے محفوظ نہیں ہے

بخاری — معارف الحدیث

ارسال کردہ: ایک بندۂ خدا

## قول زریں

سب سے جاہل وہ ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

— حضرت امام شافعیؒ



محترم جناب شاہ حسینی (...) کو بچی کی پیدائش پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا ان کو ... دولت سے مالامال کرے۔
(ادارہ)